

## 36863-مدینہ منورہ کے زائرین کے لیے اسلامی راہنمائی

### سوال

میں کچھ بھائیوں کو جانتا ہوں جو اس برس حج کرنے کے بعد مدینہ النبیہ کی زیارت کریں گے اور وہ آپ سے نصیحت اور توجیحات چاہتے ہیں؟

### پسندیدہ جواب

الحمد للہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ آنے والو، تمہارا آنا مبارک تم بہت اچھی جگہ آئے ہو اور بہت اچھی غنیمت حاصل کر رہے ہو، اور مدینہ طیبہ میں آپ کا رہنا اچھا رہے، اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال صالحہ قبول فرمائے، اور اللہ تعالیٰ تمہاری اچھی امیدیں پوری کرے، تم دارحجرت اور نبی مصطفیٰ و مختار کے نصرت و مدد والے اور محاجر اور مختار صحابہ کرام کے شہر میں آئے ہو تمہارا آنا مبارک ہو۔

مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کی زیارت کرنے والے کے لیے یہ چند ایک نصیحت و توجیحات ہیں :

1- طاہر میں آنے والو، تم مکہ مکرمہ کے بعد افضل ترین اور اشرف المکان اور ٹکڑے میں ہو، لہذا اس کے حق کی پہچان کر لو اور اس کی حقیقی قدر بھی کرو، اور اس کی حرمت و تقدیس کا خیال رکھو، اور اس میں ادب و احترام اختیار کرو، اور یہ جان لو کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس میں بدعت لہجاء کرنے والے کے لیے بہت شدید عذاب کی وعید سنائی ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(مدینہ حرم ہے، لہذا جس نے بھی اس میں کوئی بدعت لہجاء کی یا پھر کسی بدعتی کو اپنے ہاں پناہ دی اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو، روز قیامت اللہ تعالیٰ اس کا کوئی فرضی اور نقلی عمل قبول نہیں فرمائے گا) صحیح بخاری حدیث نمبر (1867) صحیح مسلم حدیث نمبر (1370) یہ الفاظ مسلم شریف کے ہیں۔

لہذا جو بھی مدینہ میں کوئی گناہ کرتا ہے یا پھر کسی گناہ کرنے والے کو اپنے ہاں پناہ دے اور اس کی مدد و نصرت کرے تو اس نے اپنے آپ کو عذاب مہین اور اللہ العالمین کے غضب سے دوچار کیا۔

اور سب سے بڑی بدعت اور گناہ یہ ہے کہ مدینہ کی صاف شفاف ماحول کو بدعات اور نئے نئے کاموں کے اظہار سے پرانہ کرنا، اور خرافات و غلط چیزوں کے ساتھ اس سے لڑنا، اور مدینہ کی پاک صاف اور مقدس سرزمین کو بدعتی مضامین اور مقالہ جات، اور شکر کیہ کتب نشر کر کے پرانہ کرنا، اور مختلف قسم کی منکرات اور حرام اشیاء اور شرعی مخالفتیں پھیلانا ہی سب سے بڑی منکر چیز ہے، بدعتی اور بدعتی کو پناہ دینے اور اس کی مدد کرنے والا گناہ میں برابر ہیں ان میں کوئی فرق نہیں۔

2- مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سنتوں میں سے ایک سنت ہے، نہ کہ واجبات میں سے ایک واجب، اور اس کا حج کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی یہ حج کو مکمل کرنے والی اشیاء میں شامل ہے، حج اور زیارت مسجد نبوی، یا حج اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے مابین تعلق کے سلسلہ میں جتنی بھی احادیث بیان کی جاتی ہیں وہ سب کی ضعیف اور موضوع ہیں۔

اور جو کوئی بھی مدینہ کی طرف مسجد نبوی کی زیارت اور وہاں نماز پڑھنے کے لیے سفر کا قصد کرتا ہے تو اس کا یہ قصد اچھا اور خالص اور اس کی کوشش مشکور ہے، اور جو کوئی اپنے سفر اور قصد کو صرف قبروں کی زیارت اور قبروں والوں سے استغاثہ اور دمانگنا بنانے تو اس کا یہ قصد ممنوع ہے اور یہ سفر جائز نہیں اور اس کا یہ فعل بھی برائی میں شامل ہے۔

ابو حریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(تین مساجد : مسجد حرام، اور میری یہ مسجد، اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ کسی اور جگہ کی زیارت کا قصد کرنا جائز نہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (1189) صحیح مسلم حدیث نمبر (1397)۔

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(بلاشبہ سب سے بہتر جن کی طرف سواریاں چلائی جاسکتی ہیں وہ میری یہ مسجد اور اللہ کا قدیم گھر بیت اللہ ہے) مسند احمد (350/3) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے السلسلۃ الصحیحہ (1648) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

3- علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز کی ادائیگی کا اجر و ثواب کئی گنا حاصل ہوتا ہے چاہے نماز فرضی ہو یا نفل، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(میری اس مسجد میں نماز کی ادائیگی مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد میں ہزار نماز کی ادائیگی سے بہتر ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1190) صحیح مسلم حدیث نمبر (1394)۔

لیکن نفل نماز مسجد کی بجائے گھر میں افضل اور بہتر ہے اگرچہ مسجد میں کئی گنا زیادہ بھی ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(بلاشبہ آدمی کی سب سے افضل نماز آدمی کی اپنے گھر میں نماز ہے لیکن فرضی نماز نہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (731) صحیح مسلم حدیث نمبر (781)۔

4- اس عظیم الشان مسجد کے زائر محترم آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ مسجد کے کسی بھی حصہ مثلاً ستونوں، دیواروں، دروازوں، محراب اور نمبر کو چھونے اور بوسہ لے کر تبرک حاصل کرنا جائز نہیں، اور اسی طرح حجرہ نبویہ کو بھی چھونا اور اس کا بوسہ لینا اور طواف کرنا جائز نہیں، لہذا جو کوئی بھی یہ کام کرے اس پر اس کام سے توبہ کرنی اور آئندہ ایسا کام نہ کرنے کا عہد کرنا واجب ہے۔

5- مسجد نبوی کی زیارت کرنے والے کے لیے ریاض الجبہ میں دو رکعت یا تہنیتی وہ چاہے نماز ادا کرنا مشروع ہے کیونکہ یہاں نماز کی ادائیگی کی فضیلت ثابت ہے :

ابو حریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(میرے گھر اور نمبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے، اور میرا نمبر میرے حوض پر واقع ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1196) صحیح مسلم حدیث نمبر (1391)۔

یزید بن ابی سعید بیان کرتے ہیں کہ میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ کے ساتھ آتا اور وہ مصحف والے ستون کے پاس یعنی روضہ شریف میں آکر نماز ادا کرتے، تو میں نے انہیں کہا اے ابو مسلم میں دیکھتا ہوں کہ آپ اس ستون کے پاس ضرور نماز ادا کرتے ہیں! تو وہ فرمانے لگے :

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بھی یہاں خاص کر نماز ادا کیا کرتے تھے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (502) صحیح مسلم حدیث نمبر (509)۔

لیکن یہ یاد رکھیں کہ ریاض الجبہ میں نماز ادا کرنے کی حرص کی بنا پر لوگوں کو تکلیف دینا یا پھر کمزور اور ضعیف لوگوں کو دھکے دینا یا لوگوں کی گردنیں پھلانگنا جائز نہیں ہو جاتا۔

6- مدینہ النبویہ کی زیارت کرنے اور وہاں کے رہائشی کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء و پیروی اور اتباع کرتے ہوئے عمرہ کا ثواب حاصل کرنے کے لیے مسجد قباء جا کر نماز ادا کرنی مشروع ہے۔

سحل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جو کوئی بھی نکل کر اس مسجد (یعنی مسجد قباء) آتا اور نماز ادا کرتا ہے اسے عمرہ کے برابر ثواب حاصل ہوتا ہے) اسے امام احمد نے مسند احمد (487/3) میں اور امام نسائی نے سنن نسائی (699) میں روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح الترغیب (1180-1181) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور سنن ابن ماجہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(جس نے بھی اپنے گھر سے وضو کیا اور پھر مسجد قباء آکر نماز ادا کی اسے عمرہ کے برابر اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1412)۔

اور صحیحین میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ کے دن پیدل یا سوار ہو کر مسجد قباء جایا کرتے اور وہاں دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1191) صحیح مسلم حدیث نمبر (1399)۔

7- اے زائر محرم، مدینہ شریف کی ان دو مساجد مسجد نبوی اور مسجد قباء کے علاوہ کسی اور مسجد کی زیارت کرنا مشروع نہیں ہے، اور نہ ہی زیارت کرنے والے یا کسی اور شخص کے لیے یہ مشروع ہے کہ وہ کسی خاص جگہ جانے کا قصد کرے اور اس میں خیر و بھلائی اور وہاں جا کر عبادت کرنے کا مقصد رکھے، جس کی کتاب و سنت میں کوئی دلیل نہیں ملتی اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عمل سے ثابت ہو۔

اور نہ ہی یہ مشروع ہے کہ ایسی جگہیں یا مساجد تلاش کی جائیں جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام نے نماز ادا کی ہو تاکہ وہاں نماز ادا کرے یا دعاء وغیرہ کے ساتھ عبادت میں مشغول ہو، اور ایسا کرنے اور وہاں جانے کا حکم بھی نہیں ہے:

معرور بن سوید رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ: ہم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نکلے تو ہمارے راستے میں ایک مسجد آئی تو لوگوں نے اس کی جانب جلدی بڑھ کر نماز پڑھنا شروع کر دی تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے:

انہیں کیا ہوا؟ تو لوگوں نے جواب دیا اس مسجد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے:

اے لوگو! یقیناً تم سے پہلے لوگ بھی اس طرح کی اتباع کرتے ہوئے ہلاک ہوئے تھے حتیٰ کہ انہوں نے اسے عبادت گاہ بنا لیا، لہذا جسے اس میں نماز پیش آجائے (یعنی فرضی نماز کا وقت ہو جائے) وہ ادا کرے اور جس کے لیے نماز نہ آئے وہ چلتا رہے۔ اسے ابن ابی شیبہ نے مصنف ابن ابی شیبہ (7550) میں روایت کیا ہے۔

اور جب عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بات پہنچی کہ کچھ لوگ اس درخت کے پاس جاتے ہیں جس کے نیچے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت ہوئی تھی تو انہوں نے اسے کاٹنے کا حکم دیا تو اسے کاٹ دیا گیا۔ اسے بھی ابن ابی شیبہ نے مصنف ابن ابی شیبہ میں روایت کیا ہے دیکھیں حدیث نمبر (7545)۔

8- مسجد نبوی شریف کے زائرین کرام میں سے صرف مردوں کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں صحابہ ابو بکر اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما قبروں کی زیارت کرنا مشروع ہے تاکہ سلام پڑھیں اور ان کے لیے دعا کریں، لیکن علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنا جائز نہیں ہے جس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

سنن ابوداؤد حدیث نمبر (3236) سنن ترمذی حدیث نمبر (320) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1575)۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اصلاح المساجد میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

سنن ترمذی حدیث نمبر (1056) امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسند احمد (337/2) میں اور ابن ماجہ نے سنن ابن ماجہ (1574) میں روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح سنن ترمذی (843) اور مشکاة المصابیح (1770) میں اسے حسن کہا ہے۔

اور زیارت کا طریقہ یہ ہے کہ زیارت کرنے والا شخص قبر شریف کے پاس آئے اور قبر کی جانب رخ کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہے: السلام علیک یا رسول اللہ، پھر ان کی دائیں جانب تقریباً دو فٹ آگے بڑھ کر ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھی سلام کہتے ہوئے سلام علیک یا ابا بکر کہے، اور پھر ان کی دائیں جانب تقریباً دو فٹ آگے بڑھے اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام پڑھے اور السلام علیک یا عمر کہے۔

9- مدینہ شریف کے مرد زائرین کے لیے بقیع قبرستان اور شہدائے احد کی قبروں کی زیارت کرنا بھی مشروع ہے وہ وہاں جا کر انہیں سلام کرے اور ان کے لیے دعائے مغفرت کرے

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں کہ جب وہ لوگ قبرستان جایا کرتے تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں قبرستان جانے کی مندرجہ ذیل دعا سکھایا کرتے تھے کہ وہ وہاں جا کر یہ دعا پڑھا کریں:

(السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین والمؤمنین، وانا ان شاء اللہ بحکم لاحتقون، نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ) اسے اس گھر والے مومنوں اور مسلمانوں! تم پر سلامتی ہو، اور ہم ان شاء اللہ تمہیں ملنے والے ہیں، ہم اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ دیکھیں: صحیح مسلم حدیث نمبر (974-975)۔

10- قبروں کی زیارت کے بہت ہی دو عظیم مقصد ہیں اور انہیں مقاصد کے لیے اسے مشروع کیا گیا ہے:

پہلا مقصد: زائر اس سے عبرت اور نصیحت حاصل کرے۔

دوسرا مقصد: جن قبر والوں کی زیارت کی جا رہی ہے ان کے لیے دعائے استغفار اور ان کی رحم کی دعا کرنا۔

قبروں کی زیارت کے جواز میں شرط یہ ہے کہ غلط اور قبیح قسم کی گفتگو نہ کی جائے جس میں سب سے شرکیہ یا کفریہ کلمات و گفتگو ہیں:

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(میں نے تمہیں قبرستان کی زیارت کرنے سے منع فرمایا تھا، تو جو کوئی بھی قبروں کی زیارت کرنا چاہے وہ زیارت کر لیا کرے لیکن غلط اور قبیح قسم کی گفتگو نہ کیا کرو) سنن نسائی حدیث نمبر (2033) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے السلسلۃ الصحیحۃ حدیث نمبر (886) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے (اور غلط و قبیح گفتگو نہ کیا کرو) کے الفاظ کے بغیر روایت کیا ہے دیکھیں صحیح مسلم حدیث نمبر (977)۔

لہذا ان اور اس کے علاوہ دوسری قبروں کا طواف کرنا جائز نہیں اور نہ ہی ان کی جانب منہ کر کے اور نہ ہی قبروں کے مابین نماز ادا کرنا جائز ہے، اور اسی طرح قبر کے پاس قرآن مجید کی تلاوت یا دعاء وغیرہ جیسی عبادت کرنا بھی جائز نہیں کیونکہ یہ سب کچھ اللہ مالک الملک جو افلاک اور سب الملائک کا رب ہے کے ساتھ شرک کے وسائل اور انہیں مساجد کا درجہ دینے میں سے ہے اگرچہ ان پر مسجد نہ بھی تعمیر کی جائے۔

عائشہ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موت نے آگھیرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرہ انور پر کپڑا ڈالنے لگے اور جب انہیں گھٹن محسوس ہوئی تو آپ نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور اسی حالت میں فرمانے لگے:

(اللہ تعالیٰ یھودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا تھا) وہ اس چیز سے ڈرا رہے تھے جس انہوں نے ارتکاب کیا تھا۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (436) صحیح مسلم حدیث نمبر (529)۔

اور ایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(یقیناً لوگوں میں سب سے برے اور شریروہ لوگ ہیں جنہیں زندگی کی حالت میں ہی قیامت آدبوچے گی اور وہ لوگ بھی جنہوں نے قبروں کو مسجدیں بنالیا) اسے مسند احمد نے روایت کیا ہے دیکھیں مسند احمد (405/1) اور بخاری نے اسے تعلقاً روایت کیا ہے دیکھیں: صحیح بخاری کتاب الفتن باب ظہور الفتن حدیث نمبر (7067) اور صحیح مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعة حدیث نمبر (2949) لیکن اس میں قبروں کو مسجدیں بنانے کا ذکر نہیں ہے۔

ابومرشد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

(قبروں پر نہ بیٹھا کرو اور نہ ہی ان کی جانب رخ کر کے نماز ادا کیا کرو) صحیح مسلم حدیث نمبر (972)۔

اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(قبرستان اور بیت الخلاء کے علاوہ ساری روئے زمین مسجد ہے) مسند احمد (83/3) سنن ترمذی حدیث نمبر (317) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارواء الغلیل (320/1) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کے مابین نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ دیکھیں: ابن حبان حدیث نمبر (1698) صحیحی رحمہ اللہ نے مجمع الزوائد (27/2) میں کہا ہے کہ اس رجال صحیح کے رجال ہیں۔

اور قبروں پر سجدہ کرنا جائز نہیں بلکہ یہ کام تو جاہلیت کی بت پرستی، اور فخری شذوذ، کم عقلی میں شامل ہوتا ہے، اسی طرح ان قبروں کی زیارت کرنے والے اور کسی دوسرے شخص کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ ان کے ساتھ اپنے جسم کا کوئی حصہ یا کپڑے وغیرہ لگا کر یا سے چوم کر اور اسے ہاتھ پھیر کر تبرک حاصل کرے، یا پھر قبر کی مٹی پر لوٹ پوٹ ہو کر شفا یابی چاہتا ہو یا وہاں سے کچھ حاصل کر کے اس سے غسل کرے یہ سب کچھ ناجائز ہے۔

